سوال

(319)ضرورت کے بغیر طلاق مکروہ ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک شادی شدہ مسلمان نوجوان ہوں' میرے وبچے ہیں' میں نے 1981ء میں شادی کی تھی' میں اپنی بیوی سے کامل (بھرپور) محبت واحترام سے پیش آتا ہوں لیکن وہ مجھے ناپسند کرتی اور میرے والدین کو گالیاں دیتی ہے' میں نے اسے ہر طرح سے سمجھان کی کوشش کی لیکن وہ سمجھے کے بجائے مجھے جاہل اور غیر مہذب کہتی ہے حتی کہ اب اس نے نماز بھی چھوڑدی ہے' لہٰذا میں اپنی اس بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کے اور دونوں بچوں ک حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے صحیح طریقہ سے طلاق دوں' لہٰذا اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ضرورت کے بغیر طلاق دینا مکروہ ہے' اگر امر واقع اسی طرح ہے جیسے سوال میں مذکور ہے تو پھر اس عورت کواپنے پاس رکھنا' خصوصاً جب کہ اس نے نماز بھی چھوڑدی ہے' جائز نہیں ہے' لہٰذا اسے طلاق دے دیں جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اسے اس کی ایسی حالت طہارت میں ایک طلاق دیں جس میں اس سے مقاربت نہ کی ہو' اس طلاق کے بعد اسے گھر میں رہنے دیں حتی کہ یہ عدت گزارلے' اس دوران اسے سامان یعنی لباس اور خرچ وغیرہ بھی دیں' بچوں کو اسی کے پاس رہنے دیں حتی کہ یہ شادی کرلے' پھر آپ کو حق حاصل ہوگا کہ بچے اس سے واپس لے لیں' جب تک بچے اس کے پاس رہیں آپ پر تنگ دستی وخوشحالی کے مابین عام عادت کے بقدران کا خرچہ بھی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

سَيَجعَلُ اللَّهُ بَعدَ عُسرٍ يُسرًا ﴿٧﴾... سورة الطلاق

''اللہ تعالیٰ عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 302

محدث فتویٰ